دو بیویوں کے نفقہ کے حوالے سے تفصیل

مجیب: ابوصدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1232

تاریخ اجراء: 08 ربیع الثانی 1444ھ/04 نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نفقہ میں دو بیویوں کے درمیان کیا برابری رکھنا ضروری ہے، تفصیلا ارشاد فرمادیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نفقہ دو قسم کا ہے، ایک اصل نفقہ جو شوہر پر اپنی بیوی کا واجب ولازم ہے اور دوسرا اس سے زائد۔ پہلی قسم کا نفقہ دو بیویوں میں برابر رکھنا اس وقت لازم ہے کہ جبکہ دونوں بیویاں مال اور فقر وغنا کی حالت کے اعتبار سے برابر ہوں ۔اور اگر اس معاملے میں دونوں کی حالت ایک جیسی نہیں ہے، ایک فقیرہ اور دوسری غنیہ ہے تو شوہر اور بیوی دونوں کے حال کے مطابق نفقہ لازم ہوگا۔ مثلاً شوہر اور بیوی دونوں امیر کبیر ہیں تو امیروں والا اور دونوں غریب ہیں تو غریبوں والا اور اگر ایک امیر اور ایک غریب ہے تو متوسط یعنی درمیانے قسم کا، لیکن اس آخری صورت میں اگر شوہر امیر ہے تو اسے چاہیے کہ جیسا خود کھاتا ہے، ویسا بیوی کو بھی کھلائے اگرچہ واجب اس پر صرف متوسط ہے۔

نوٹ: برابری اور کمی بیشی والی یہ تفصیل سارے نفقے میں ہے یعنی کھانے پینے میں بھی اور کپڑے اور رہائش وغیرہ میں بھی۔

اور واجب نفقہ سے جو زائد اشیاء دے مثلاً دودھ، چائے، میوے، مہندی، پھل، مٹھائی، زائد کپڑے، پلاٹ، مکان، تحائف وغیرہ تمام زوائد میں دونوں بیویوں کے درمیان مطلقا برابری لازم ہے اگرچہ ایک فقیر اور دوسری غنی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک کو یہ اشیاء دے اور دوسری کو نہ دے یا ایک کو زیادہ دے اور دوسری کو کم دے کہ اس طرح فرق کرنے سے شوہر ظالم و گنہگار ٹھہرے گا۔

فتاوی رضویہ میں ایک مقام پر اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "کھانا دو قسم ہے ایک اصل نفقہ جو زوجہ کے لئے زوج پر واجب ہے، دُوسرا اس سے زائد مثل فواکہ و پان والائچی و عطایا و ہدایا، قسم اوّل میں برابری صرف اُس

صورت میں واجب ہے جب دونوں عورتیں مال وحالت فقر وغنا میں یکساں ہوں ورنہ لحاظ حال زوج کے ساتھ غنیہ کے لئے اس کے لائق واجب ہوگا اور فقیرہ کے لئے اس کے لائق مثلاً زوج اور ایک زوجہ دونوں امیر کبیر ہیں کہ اپنے اپنے یہاں اُن کی خوراک باقر خانی ومرغ پلاؤ ہے، اور دوسری زوجہ فقیرہ ہے کہ جوار باجرے کی روٹی کھاتی ہے اور آپ پیستی پکاتی ہے'ان دونوں کے نفقہ میں مساوات واجب نہیں ہوسکتی، پہلی کے لئے وہی بریانی اور مزعفر لازم ہے اور دوسری کے لئے گیہوں کی روٹی اور بکری کا گوشت، پہلی کے لئے خادم بھی ضرور ہوگا دوسری آپ خدمت کرلے گی، پہلی کریب اور زربفت پہنے گی دوسری کو تنزیب اور ساٹھن بہت ہے، پہلی کے لئے مکان بھی عالی شان درکار ہوگا دوسری کے لئے متوسط۔ اور قسم دوم میں مطلقاً برابری چاہئے، جو چیز جتنی اور جیسی ایک کو دے اُتنی ہی اور ویسی ہی دوسری کو بھی دے۔ دُودھ، چائے، میوے، پان، چھالیا، الائچی، برف کی قلفیاں، سُرمہ، مہندی وغیرہ وغیرہ تمام زوائد میں مساوات رکھے کہ وہاں فرق اصل وجوب میں تھا یہ اشیاء واجب نہیں ان میں ایک کو مرجح رکھنا اس کی طرف میل کرنا ہوگا اور میل ممنوع ہے۔" (فتاوی رضویه، ج12، ص277،276رضافاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے" اگر مرد وعورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔

نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اُتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزانی و گرانی دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہوسکتے بلکہ گرانی میں اُس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔

جاڑوں میں جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔ اور لباس میں اُس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن ہے وہ دے چمڑے کے موزے عورت کے لیے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی کے موزے شوہر پر واجب ہیں۔ اور سوتی، اونی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہونگے۔"
(بہار شریعت، ج2، حصہ8، ص267، 265، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net